اور فقط قابلِ وضو پانی کا استعمال اُسے ضرور نہ ہوگا اور اگر بعد جنابت وضو کرلیا تھا پھر پانی نہ رہا تیمم کیا پھر حدث ہوا پھر جنابت ملی تو اب یہ حدث مستقل ہی رہیگا کہ اعضائے وضو میں جنابت نہ رہی اور پلٹے گی اُتنی ہی جتنی باقی رہی تھی وقس علیہ یونہی اگر اس عود جنابت کے بعد حدث ہوا تو انھیں تفاصیل واحکام پر رہیگا اگر بعد جنابت وعود اعضائے وضو سے دونوں وقت کچھ نہ دھویا تھا حدث بتمامہ مندرج ہوجائیگا اور اگر پہلے یا اب وضو کرلیا تھا اسکے بعد حدث ہوا بالکلیہ مستقل رہیگا اور اگر بعض اعضائے وضو دھو لیے تھے تو اسقدر میں مستقل باقی میں مندرج واللّٰہ سبحٰنہ وتعالٰی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم وصلی اللّٰہ تعالٰی علٰی سیدنا ومولٰنا محمد النبی الکریم الاکرم الحبیب الرؤف الارأف الرحیم الارحم وعلٰی اٰلہ وصحبہ سادۃ الامم قادتنا الی الطریق الامم وابنہ وحزبہ وامتہ وبارک وسلم ابد الابدین والحمد للّٰہ رب العٰلمین۔

رسالہ مجلی الشمعۃ لجامع حدث ولمعۃ

۱۳۳۶ھ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ الذی جلّی الشمعۃ شمعۃ الاسلام باوفی لمعۃ حمدا بریأ عن الریاء والسمعۃ اذ اظھر انوار مز عید الجمعۃ وفتح بنورہ بصر المؤمن وسمعہ واتم بظھورہ قلع کل ضلال وقمعہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وبارک وسلم ابد الصلٰوۃ وسلاما وبرکات تعم ذویہ وتجمع جمعہ آمین رسالۃ الطلبۃ البدیع میں مسئلہ لمعہ کا ذکر آیا اور اُس میں تفاصیل کثیرہ ہیں کہ کتابوں میں نہ ملیں گی اُنکے بیان میں یہ سطور ہیں وباللّٰہ التوفیق جنب نے بدن کا کچھ حصہ دھویا کچھ باقی رہا کہ پانی نہ رہا پھر حدث ہوا کہ موجب وضو ہے اب جو پانی ملے اُسے وضو ورفع حدث میں صرف کرے یا بقیہ جنابت کے دھونے میں یا کیا۔ یہ مسئلہ لمعہ ہے لمعہ بالضم بیان وہ حصہ بدن ہے جو بعد جنابت سیلان آب سے رہ گیا **اقول** یہاں تین تقسیمیں ہیں **تقسیم اول** بلحاظ محل لمعہ۔ اُس میں سات احتمال ہیں

(۱) وہ لمعہ خود ہی اعضائے وضو ہوں انھیں کو غسل میں نہ دھویا تھا پھر حدث بھی ہوا اور یہ صورت وہ ہے کہ کلی اور ناک میں پانی پہنچانا ہوچکا ہو ورنہ صرف اُن اعضا میں جنابت نہ ہوگی جنکا وضو میں دھونا فرض ہے جسپر پانی کی کفایت وعدم کفایت کا مدار ہے کہ یہاں کافی سے وہی مراد ہے جو ادائے فرض کردے ولہذا محدث اگر اتنا پانی پائے کہ مونھ ہاتھ پاؤں ایک ایک بار دھولے نہ تثلیث کو کافی ہو نہ مضمضہ واستنشاق کو تو اُسپر وضو فرض ہے تیمم جائز نہیں اور

مسئلہ ۱ محدث اگر اتنا پانی پائے کہ منھ ہاتھ پاؤں ایک ایک بار دھوئے اور سر کا مسح کرسکے تین تین بار دھونے کو کافی نہیں

بعد تیمم اتنا پانی پائے تو تیمم ٹوٹ جائیگا (۲) لمعہ تمام اعضائے وضو مع زیادت ہوں کہ وضو بھی نہ کیا اور باقی بدن کا بھی بعض حصہ نہ دھویا تھا اگرچہ اسیقدر کہ مضمضہ واستنشاق نہ کیا تھا (۳) لمعہ صرف بعض اعضائے وضو ہو یعنی انکے سوا تمام بدن مع دہان وبینی اور ان مین سے بعض دھولیے تھے بعض باقی (۴) لمعہ بعض اعضائے وضو مع بعض باقی بدن ہو مثلاً نصف وضو کیا اور باقی نصف بدن دھویا یا مثلاً صرف مونھ دھونا اور مضمضہ باقی تھا (۵) لمعہ بعض وضو مع جمیع باقی بدن ہو کہ صرف اعضائے وضو سے کچھ دھوئے (۶) لمعہ اعضائے وضو سے جدا بعض باقی بدن ہو اگرچہ اسیقدر کہ پورا نہایا اور مضمضہ واستنشاق نہ کیا (۷) لمعہ جمیع باقی بدن ہو کہ صرف وضو بے مضمضہ واستنشاق کیا

تقسیم دوم بنظر ترتیب حدث وتیمم ووجدان آب۔ علمانے کچھ مفصل کچھ مجمل ان شقوق کی طرف توجہ فرمائی کہ تیمم جنابت کے بعد حدث ہوا یا پہلے اور بعد ہوا تو اُسکے لیے تیمم سے کے بعد پانی ملا یا پہلے **اقول** یہان چار چیزین ہین تیمم جنابت حدث، تیمم حدث، وجدان آب۔ انکے اختلاف ترتیب مین عقلی احتمال چوبیس ہین لیکن یہان چند نکتے ہین کہ اُن مین سے بہت کو کم کر دینگے **اولاً** وجدان آب کے بعد فرض صورت کا مرتبہ نہین بلکہ بیانِ حکم کا کہ پانی پایا تو کیا کرے ولهذا لما ذکر الامام الاسبیجابی فی شرح الطحاوی ماذا وجد الماء بعد التیمم للجنابۃ لم یزد علی اللہ ان کفاہ غسل والا فتیممہ باق تو چوبیس مین وہ چھ جنکی ابتدا مین وجدانِ آب ہے صرف ایک رہی کہ جنب نے ابھی نہ تیمم کیا تھا نہ حدث ہوا کہ پانی پایا یونہین باقی ۱۸ مین جہان وجدانِ آب وسط مین آئے تصویر اُسپر ختم کردی جائے کہ رباعی کی جگہ ثلاثی یا ثنائی رہ جائے **ثانیاً** مذہب صحیح ومعتمد پر نیت تیمم مین تعیین حدث وجنابت لغو ہے تو باقی ۱۸ مین وہ ۶ جنکی ابتدا مین تیمم جنابت ہی اور وہ ۶ جنکے آغاز مین تیمم حدث ہی متحد ہین اور اگر تعیین ہی کیجیے تو تیمم حدث پیش از حدث باطل ہے یون بھی یہ چھ نکل جائینگے **ثالثاً** جس ترتیب مین دونون تیمم متصل واقع ہون ایک واجب الحذف ہی کہ تیمم بعد تیمم لغو ہے یون ان ۱۲ سے پانچ رہ جائینگی اور اُس ایک سے ملکر ۶ ایک یہ کہ بعد جنابت پانی پالیا ابھی تیمم وحدث کچھ نہ ہوا تھا دوسری یہ کہ تیمم جنابت کے بعد پایا ابھی حدث نہ تھا یہ دو یہان قابل لحاظ نہین کہ اُن مین حدث وجنابت کا اجتماع ہی نہین اور انکا حکم خود ظاہر پہلی مین اگر پانی غسل کو کافی ہے غسل کرے ورنہ تیمم دوسری مین اگر پانی کافی ہے تیمم ٹوٹ گیا نہائے ورنہ نہین باقی چار یہ ہین (۱) حدث کے بعد پانی پایا ابھی تیمم نہ کیا تھا یہ دوم متروک کی طرح ثنائی ہے یعنی اُن چار چیزون سے اس مین دو ہین (۲) حدث ہوا پھر تیمم کیا پھر پانی پایا (۳) تیمم کیا پھر حدث ہوا پھر پانی پایا یہ دونون ثلاثی ہین۔ (۴) تیمم کیا پھر حدث ہوا پھر تیمم کیا پھر پانی پایا یہ رباعی ہے **ثم اقول** مسئلۂ لمعہ مین معظم مقصود یہ بتانا ہی کہ حدث وجنابت دونون جمع ہون اور پانی ایک کے قابل تو اُسے کس طرف صرف کرے باقی صور تکمیل اقسام کیلئے ہین

یہ سوال وہیں عائد ہوگا جہاں حدث مستقل ہو کہ حدث مندرج اپنا کوئی حکم ہی نہیں رکھتا نہ وہ اپنے لیے پانی کا طالب اور ہم رسالہ الطلبۃ البدیعہ میں واضح کرچکے کہ جنب کا حدث مستقل نہ ہوگا مگر جبکہ کُل یا بعض اعضائے وضو سے پانی یا مٹی سے جنابت کے زوال کلی یا موقت کے بعد حادث ہوا ور حدث جب حادث ہوگا کُل اعضائے وضو پر طاری ہوگا تو وہ صورت جسپر اس مسئلہ لمعہ میں کلام ہے اقسام مسطورہ رسالہ مذکورہ سے صورت اولی کے اقسام ہیں جسمین حدث کُل اعضائے وضو میں تھا اُسکی آٹھ قسمیں تھیں جنابت کُل یا بعض اعضائے وضو میں تنہا یا مع بعض یا کل باقی بدن ہو یا اعضائے وضو میں اصلا نہ ہو صرف بعض یا کل باقی بدن میں ہو ان میں سے قسم سوم کہ جنابت کل اعضائے وضو مع جمیع باقی بدن میں ہو یہاں نہیں کہ کلام لمعہ میں ہے یہ لمعہ نہ ہوا سارے بدن میں جنابت ہوئی باقی سات یہی سات ہیں جو ابھی تقسیم اول میں مذکور ہوئیں۔ یہ ان چار انواع تقسیم دوم سے ملکر اٹھائیس ہوتیں مگر ان میں چار وہ ہیں جن میں حدث اصلا مستقل نہیں یعنی تقسیم اول کی دو قسم پیشین جن میں جنابت جمیع اعضائے وضو میں ہے تقسیم دوم کی نوع اول سے ملکر جنمیں حدث تیمم جنابت سے پہلے ہے لہذا یہ چار اس مسئلہ میں ملحوظ نہیں **اقول** اور انکا حکم ظاہر پانی لمعہ کے لیے کافی دیکھا جائیگا اگر ہے اُسکا دھونا واجب اُسکے ساتھ حدث خود ہی دُھل جائیگا ولہذا پہلی صورت میں کہ جنابت صرف کل اعضائے وضو میں تھی وضو کے قابل پانی پانے سے وضو واجب ہوگا نہ حدث بلکہ جنابت کیلیے اور اگر پانی لمعہ کو کافی نہیں تو استعمال اصلا ضروری نہیں اگرچہ وضو کے لیے کافی ہو ہاں تقلیل لمعہ کے لیے اُسے استعمال کریگا جسمین اختیار رہیگا کہ خواہ وضو کرے خواہ باقی بدن میں جو لمعہ ہے اُسے دھولے خواہ بعض وہ اور بعض اعضائے وضو دھولے اور اگر پانی اُن میں ہر ایک کے بعد بچے تو چاہے باقی بدن کا لمعہ دھوئے اور کچھ اعضائے وضو یا وضو پورا کرے اور کچھ لمعہ دھوئے ہاں دونوں صورتوں میں وضو اولی ہے کہ ادائے سنت ہے کما تقدم عن الکافی وشرح الزیادات للعتابی فی الطلبۃ البدیعۃ باقی رہیں چوبیس اُن میں اٹھارہ کا حدث مطلقاً مستقل ہے یعنی تقسیم اول کی ساتوں قسمیں تقسیم دوم کی اخیرین سے ملکر چودہ ہوئیں اسلیے کہ حدث بعد تیمم ہمیشہ مستقل ہوتا ہے نیز تقسیم اول کی دو قسم اخیر دوم کی اولین سے ملکر چار ہوئیں اسلیے کہ یہاں جنابت خود ہی اعضائے وضو میں نہیں تو حدث اگرچہ اُسکے تیمم سے پہلے ہو مستقل ہوگا۔ باقی چھ یعنی تقسیم اول کی ۳-۴-۵ تقسیم دوم کی ۱-۲ سے ملکر ان میں پورا حدث مستقل نہیں بلکہ اُتنے ہی حصہ اعضائے وضو کا جو بعد جنابت دُھل چکے تھے۔ اُن ۱۸ میں حدث پورے وضو کا پانی چاہیگا اور ان ۶ میں صرف اُتنا جو اس حصہ کو دھو دے جسمین یہ مستقل ہے۔ یہ یاد رکھیے کہ آگے کام دیگا **تقسیم سوم** پانی کہ پایا کس مقدار کا تھا اس میں علمانے پانچ اصناف فرمائیں صرف وضو کو کافی صرف لمعہ کو کافی مجموع کو کافی ہر ایک کو جدا جدا کافی

کہ چاہے وضو کرلے یا لمعہ دھولے دونوں نہ ہوسکیں اصلاً کافی نہیں اکثر کتب مثل شرح طحاوی و خزانۃ المفتین و منیہ و حلیہ و شرح وقایہ و ردالمحتار میں وضو و لمعہ سے تعبیر فرمائی **و انا اقول**[٣٥٠٢] تعبیر حدث و جنابت سے جس طرح خلاصہ میں فرمائی اس سے اولٰی ہے اور حق تعبیر تقیید حدث بمستقل ورنہ اطلاق حدث سے کل حدث متبادر اور ہم ابھی ثابت کرچکے کہ یہاں چھ صورتوں میں حدث کا صرف ایک پارہ مستقل ہوتا ہے اُسکے لیے وضو کو کافی پانی درکار نہیں بلکہ صرف اُتنے ٹکڑے کو والکافی والھندیۃ وان عبرا بالحدث واللمعۃ فقد قالا لو صرفہ الی الوضوء جاز اتفاقا وقال فی الکافی فی الاخر ثم وجد ماء یکفی لاحدھما ای لبقیۃ بدنہ او لمواضع وضوئہ اھ وقال فی السراج الوھاج و منحۃ الخالق فی مسألۃ اللمعۃ لو توضأ بذلک الماء لم یجز اھ[٣٥٠٤] و صدر الشریعۃ وان عبر فی موضعین بالحدث والجنابۃ غیر ان عبارتہ ابعد العبارات عن احاطۃ الاقسام لتخصیصہ الکلام بلمعۃ فی الظھر فقد اختار القسم السادس من الاقسام السبعۃ عینا و بالجملۃ الظاھر المتبادر من کلامھم رحمھم اللہ تعالٰی و رحمنا بھم قصر الکلام علی القسمین الاخیرین الذین فیھما الحدث خارج اعضاء الوضوء واللہ تعالٰی اعلم بمراد عبادہ **ثم اقول**[٣٥٠٦] تقسیم اول کی ہر قسم میں یہ پانچوں صنفیں نہ ہوسکیں گی **قسم اول** میں صرف دو ہونگی کہ پانی وضو کو کافی ہے یا نہیں کہ وضو و لمعہ متحد ہیں تو پہلی تین صنفیں ایک ہیں اور چہارم ناممکن۔ لہذا قسم اول کہ دو نوع آخر سے دو تھی ان دو صنفوں سے چار ہوئی **قسم دوم** میں تین کہ صرف وضو کو کافی ہو یا مجموع کو کہ لمعہ ہی یا کسی کو نہیں یہاں دوم و چہارم محال تو یہ قسم دو نوع آخر پھر ان تین صنفوں سے چھ ہوئی **قسم سوم** میں دو نوع آخر کے ساتھ پورا حدث مستقل ہے تو کامل وضو کا طالب لہذا یہاں بھی تین ہی صنفیں ہونگی صرف لمعہ کو کافی ہو یا مجموع کو کہ وضو ہے یا کسی کو نہیں۔ یہاں اول و چہارم محال اور دو نوع اول کے ساتھ بعض حدث مستقل ہے تو اپنے ہی قابل پانی چاہیگا اور اب پانچوں صنفیں ہونگی کہ یہاں اعضائے وضو دو حصے ہوگئے ایک میں جنابت ہے جو بعد جنابت نہ دھویا تھا دوسرے میں حدث مستقل اب ہوسکتا ہے کہ پانی صرف اس حدث کو کافی ہو جبکہ یہ حصہ چھوٹا ہو یا صرف جنابت کو جبکہ وہ حصہ کم ہو اور دونوں صورتوں میں پانی بڑے کے قابل نہیں یا پورے وضو کو کافی ہو کہ مجموعہ ہی ہے یا ہر حصے کو جدا جدا جبکہ وہ دونوں برابر ہوں یا کم و بیش اور پانی بڑے کو کافی ہے نہ مجموع کو یا کسی کو کافی نہیں جبکہ دونوں برابر ہوں یا پانی چھوٹے سے بھی کم تو دس یہ چھ وہ سولہ ہوئیں **قسم چہارم** چاروں نوعوں کے ساتھ پانچ ہے کہ مطلوب حدث کل وضو ہو جیسے دو نوع آخر کے ساتھ یا بعض وضو جیسے دو نوع اول کے ساتھ بہر تقدیر اُسے مطلوب جنابت سے کہ بعض وضو و بعض باقی بدن ہے کمی بیشی مساوات ہر نسبت ممکن۔ بیشی یوں کہ جنابت میں رو و پشت سے

قطعہ ۱ علی شرح الطحاوی و من معہ

قطعہ ۲ علی الخلاصۃ

قطعہ ۳ علی الکافی و الھندیۃ

دُو دُو انگل جگہ رہی تھی ظاہر ہے کہ اعضائے ثلثہ کو اس سے بہت زائد پانی درکار ہوگا وقس علیہ تو یہ قسم بنی ہوئی قسم پنجم ہر نوع کے ساتھ چار ہی ہو کہ تنہا جمیع باقی بدن کل محلِ وضو سے زائد ہو تو یہاں صنف دوم ناممکن ہو اور یہ قسم سولہ قسم ششم میں بہرحال پانچوں ہونا ظاہر کہ اعضائے وضو کو بعض باقی بدن سے ہر نسبت متصور تو یہ بھی بیس ہی قسم ہفتم میں کہ صنف دوم محال اور مثل پنجم سولہ۔ لہذا مسئلۂ لمعہ میں سب صورتیں اٹھانوے ۹۸ ہوئیں کتب اکابر میں بہت کم کا بیان ہے اگر ظاہر متبادر اقتصار یہ وقسم آخر پر رکھیں جب تو بہت کم ہونگی حتی کہ سب سے زیادہ تفصیل والی کتاب شرح وقایہ میں ۹۸ میں سے صرف پندرہ ۱۵ ورنہ احاطہ بہرحال نہیں ہوسکتا کہ اصناف ہی کا احاطہ نہ فرمایا صور درکنار تفصیل مسئلہ اسوقت دس کتابوں سے پیش نظر شرح مختصر الطحاوی للامام الاسبیجابی پھر خزانۃ المفتین۔ خلاصہ۔ کافی پھر ہندیہ۔ منیہ۔ غنیہ پھر ردالمحتار۔ سراج وہاج صدر الشریعۃ۔ سراج سے منحۃ الخالق نے کچھ نقل کرکے باقی کا اُسپر حوالہ کردیا اور بحر الرائق نے زیر قول مصنف لبعدا کا میلاً ضمناً صرف ایک صورت کی طرف اشعار فرمایا منیہ نے صرف نوع اول لی اور اُس میں بھی تین ہی صنفیں خلاصہ نے نوع سوم پر اقتصار فرمایا کافی وہندیہ نے نوع چہارم میں پانچوں اصناف اور دوم وسوم میں صرف صنف چہارم شرح طحاوی خزانۃ المفتین وحلیہ وردالمحتار نے دو نوع اخیر میں پانچوں صنف شرح وقایہ نے نوع دوم کا بھی اضافہ فرمایا مگر کلام کو تصریحاً صرف قسم ششم سے خاص فرمادیا۔ عبارات یہ ہیں **منیہ** جنب اغتسل وبقی لمعۃ ولیس معہ ماء تیمم للمعۃ وان وجد ماء بعد ما احدث یغسل اللمعۃ ویتیمم للحدث اذا کان الماء یکفی للمعۃ ولا یکفی للوضوء وان کان یکفی للوضوء لا للمعۃ یتوضأ ویتیمم لاجل اللمعۃ وان کان الماء یکفی لاحدھما علی الانفراد فانہ یغسل اللمعۃ ویتیمم للحدث اھ **خلاصہ** اغتسل وبقی لمعۃ یتیمم فان وجد الماء غسل اللمعۃ ولا یتیمم فان احدث قبل غسل اللمعۃ ثم وجد الماء ان کفی لھما صرف الیھما وان کان لا یکفی لواحد منھما یتیمم للحدث وتیممہ للجنابۃ باق ویستعمل ذلک الماء فی اللمعۃ لتقلیل الجنابۃ فان کفی لاحدھما دون الاٰخر صرف الیہ وان کفی لکل علی الانفراد یغسل اللمعۃ ویتیمم للحدث اھ **کافی وھندیہ** جنب اغتسل وبقی لمعۃ یتیمم فان تیمم ثم احدث تیمم للحدث فان تیمم (ای للحدث) فوجد ماء یکفیھما صرف الیھما وان کفی معینا صرف الیہ والتیمم للاٰخر باق وان کفی واحدا غیر عین صرفہ الی اللمعۃ واعاد تیممہ للحدث عند محمد وعند ابی یوسف لا یعید فان لم یکن تیمم للحدث قبل وجود ھذا الماء فتیمم (ای للحدث کما فی الھندیۃ) قبل غسل اللمعۃ لم یجز عند محمد وعند ابی یوسف یجوز وان لم یکف واحدا بقی

تيممهما جنب على بدنه لمعة احدث قبل ان يتيمم تيمم لهما واحدا فان وجد ما يكفي لاحدهما غير عين صرفه الى اللمعة ويعيد التيمم للحدث عند محمد جنب معه ماء كاف للوضوء تيمم ولم يتوضأ فان توضأ و تيمم لجنابته فاحدث تيمم لحدثه فان وجد ماء يكفي لاحدهما صرفه الى الجنابة ويعيد تيممه للحدث عند محمد اھ **حلیہ وردالمحتار** الواجد للماء بعد ما تيمم للجنابة ثم احدث بعد ذلك على وجهين احدهما ان يجد الماء قبل ان يتيمم للحدث فالماء اما ان يكون كافيا للمعة والوضوء فيغسلها ويتوضأ واما غير كاف لاحدهما فيتيمم للحدث واما كافيا للمعة دون الوضوء فيصرفه الى اللمعة ويتيمم للحدث واما كافيا للوضوء دون اللمعة فيتوضأ ولا يغسل اللمعة ولا يتيمم لها واما كافيا لاحدهما غير عين فيغسل اللمعة ويتيمم للحدث الوجه الثاني ان يجد الماء بعد ان يتيمم للحدث الخ فيه ذكر الخمسة على نحو ما مر **شرح طحاوی وخزانۃ المفتین** للمسافر اجنب فاغتسل ثم علم انه بقي لمعة فانه يتيمم لانه لم يخرج عن الجنابة لبقاء اللمعة ولو احدث قبل التيمم يتيمم تيمما واحدا للمعة والحدث جميعا كما اذا احدث مرارا لا يجب عليه اكثر من وضوء واحد ولو احدث بعد التيمم ثم وجد الماء فهو على خمسة اوجه اذا كفاهما جميعا يغسل اللمعة ويتوضؤ للحدث وان كان لا يكفيهما يغسل مقدار ما يكفيه حتى تقل الجنابة ويتيمم ولو كفى للمعة يغسل اللمعة ويتيمم للحدث ولو كفى للوضوء دون اللمعة يتوضأ ولا يغتسل اللمعة وهو كالجنب اذا تيمم ثم احدث ثم وجد الماء يكفيه للوضوء يتوضؤ به ولو كفى لكل على الانفراد لا جميعا يغسل اللمعة لان الجنابة اغلظ ثم يتيمم للحدث ولو بدأ بالتيمم ثم غسل اللمعة لا يجوز وعليه ان يتيمم بعد الغسل وفي النوادر ان عليه ان يبدء بايهما شاء ولو وجد الماء بعد ما تيمم للمعة قبل الحدث فهو على وجهين ان كفاه يغسلها وان لم يكفه يغسل قدر ما يكفيه وتيممه على حاله ولو وجد بعد ما احدث وتيمم للحدث فهو على خمسة اوجه على ما ذكرنا ان كفاهما صرف اليهما وان لم يكفهما غسل اللمعة مقدار ما يكفيه وتيممه على حاله وان كفى للمعة لا للوضوء يغسل اللمعة والتيمم على حاله وان كفى للوضوء دون اللمعة يتوضؤ وان كفى لاحدهما على الانفراد يغسل اللمعة وتيممه على حاله وعلى قياس قول محمد يتيمم اھ **شرح وقایہ** اغتسل الجنب لم يصل الماء لمعة ظهره وفني الماء واحدث حدثا يوجب الوضوء فتيمم لهما ثم وجد من الماء ما يكفيهما بطل تيممه في حق كل واحد منهما وان لم يكف لاحدهما بقي في حقهما وان كفى لاحدهما بعينه غسله ويبقى التيمم في حق الآخر وان كفى لكل منفردا غسل اللمعة هذا اذا

تیمم للحدث نیز تیمما واحدا اما اذا تیمم للجنابۃ ثم احدث فتیمم للحدث ثم وجد الماء فکذا فی الوجوہ المذکورۃ وان تیمم للجنابۃ ثم احدث ولم یتیمم للحدث فوجد الماء الخ وفیہ ذکرالخمسۃ نحو مامر

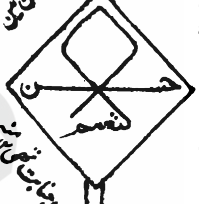
فقیر غفرلہ المولی القدیر چاہتا ہے کہ بتوفیق الٰہی عزوجل جملہ اٹھانوے[۹۸] صورمع احکام مبین کرے اُنکے لیے یہ تصویر کھینچ کر اقسام سبعہ پیشانی پر ہوں اور ہر پیشانی کے تحت میں چاروں نوعیں ان رموز حروف میں لکھیں ف تیمم جنابت ح حدث م تیمم حدث و وجدان آب تو ح و کا مطلب یہ ہوا کہ جنابت کا ابھی تیمم نہ کیا تھا کہ حدث ہوا اور اب بھی تیمم نہ کیا تھا کہ پانی پایا اور ف ح و یہ کہ جنابت کے بعد تیمم کیا پھر حدث ہوا پھر پانی ملا جس علیہ پھر ان میں ہر ایک کو اُتنے اصناف پر منقسم کریں جتنی اُس میں محتمل ہیں یہاں لمعہ و وضو و ہر دو و ہر یک ہیچ سے پانی کی کفایت مقصود ہے کہ لمعہ کو کافی ہے یا وضو کو یا دونوں کو یا ہر ایک کو یا کسی کو نہیں اور جہاں پورا حدث مستقل نہیں وہاں بجائے وضو قدر مستقل لکھا ہے یعنی اُتنا پانی ملا جو صرف اُن اعضا کو کافی ہے جن میں حدث مستقل ہے یعنی اعضائے وضو کا جتنا حصہ جنابت کے بعد دھولیا تھا پھر حدث ہوا یوں یہ تمام صورتیں مفصل ہوگئیں اب احکام کی باری آئی وہ بہت جگہ مشترک ہیں ایک ایک پانچ پانچ یا کما بیش صورتوں کے لیے ہی لہذا تکرار سے بچنے کو اول اُن احکام کی فہرست نمبر شمار کے ساتھ لکھیں پھر جدول صور میں ہر صورت کے نیچے لفظ حکم لکھکر جو حکم ہو اُسکا نمبر تحریر کردیں کہ اُسکے ذریعہ سے جس صورت کا حکم چاہیں فہرست میں دیکھ لیں وباللہ التوفیق

فہرست احکام

مناسب ہوکہ ہر نوع کے حکم علیحدہ لکھیں کہ مراجعت میں اور بھی سہولت ہو ح و (۱) لمعہ دھوئے اور حدث کے لیے تیمم کرے اُسکے دھونے سے پہلے خواہ بعد اور بعد ہونا بہتر ہے کہ امام شافعی رضی اللہ تعالٰی عنہ کا خلاف نہ رہے۔ صورت ۱۱ و ۲۷ و ۶۳ (۲) قدر مستقل کو دھوئے اور لمعہ کا تیمم کرے ص ۱۲ و ۲۸ و ۴۸ (۳) وضو کرے اور لمعہ کا تیمم۔ ص ۶۴ و ۸۴ (۴) پورا وضو کرے طہارت ہوگئی۔ ص ۱۳ (۵) وضو کرے اور باقی جگہ دھوئے طاہر ہوگیا۔ ص ۲۹ و ۶۵ (۶) پورا نہائے۔ ص ۴۹ و ۸۵ (۷) پہلے لمعہ دھوئے پھر حدث کا تیمم کرے اگر پہلے تیمم کرلیگا لمعہ دھونیکے بعد پھر کرنا ہوگا۔ ص ۱۴ و ۳۰ و ۴۷ و ۶۶ و ۸۴ (۸) دونوں کے لیے ایک تیمم کرے اور لمعہ کی تقلیل استحبابًا نہ وجوبًا یعنی ناکافی پانی جنابت کی جتنی جگہ کو دھو سکے بہتر یہ کہ دھولے کہ جنابت کم ہوجائے اور آئندہ تھوڑا پانی بھی کفایت کرے۔ ص ۱۵ و ۳۱ و ۵۰ و ۶۷ و ۸۶ ح ف و (۹) لمعہ کے حق میں تیمم ٹوٹ گیا حدث کے حق میں باقی ہے لمعہ دھوئے۔ ص ۱۶ و ۳۲ و ۶۸ (۱۰) حدث کے حق میں تیمم ٹوٹ گیا لمعہ کے حق میں باقی ہے قدر مستقل کو دھوئے۔ ص ۱۷ و ۳۳ و ۵۲ (۱۱) تیمم حدث کے لیے نہ رہا لمعہ کے لیے ہے وضو کرے۔ ص ۶۹ و ۸۸ (۱۲) تیمم دونوں کے حق میں ٹوٹ گیا پورا وضو کرے طہارت ہوگئی۔ ص ۱۸ (۱۳) تیمم

تقسیمات مصنف

ف: اقول آدھا جگر یا کیک کہ اعضائے وضو کے علاوہ اور بدن میں

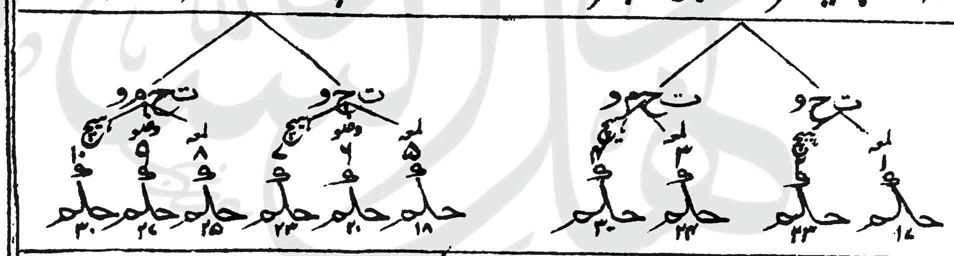


فہرست احکام

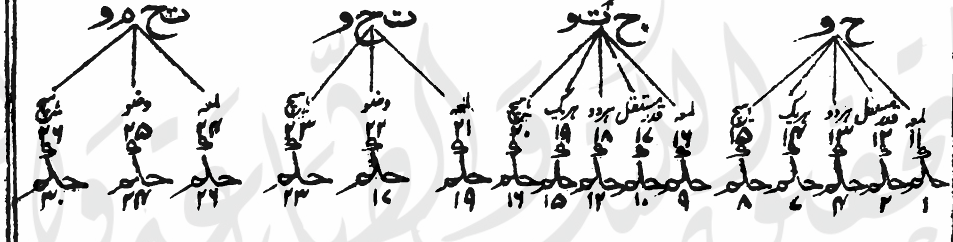
بیان جنابت تیمم مسئلہ

دونون کے حق مین ٹوٹ گیا وضو کرے اور باقی جگہ دھوئے طاہر ہوگیا۔ ص ۴۳۴ و ۷۰ (۱۴) تیمم دونون کے حق مین ٹوٹ گیا پورا نہالے۔ ص ۴۲ و ۵۲ و ۹۰ (۱۵) تیمم دونون کے حق مین ٹوٹ گیا پہلے لمعہ دھوئے اُسکے بعد حدث کا تیمم کرے۔ ص ۱۹ و ۳۵ و ۱۵ و ۱۷ و ۸۰ (۱۶) تیمم دونون کے حق مین باقی ہے لمعہ کی تقلیل کرے۔ ص ۲۰ و ۳۶ و ۴۳ و ۵۴ و ۷۶ و ۹۰ ت ح و (۱۷) تیمم گیا وضو کرے طہارت ہوگئی۔ ص ۱ و ۲۲ (۱۸) تیمم نہ رہا وضو کرے اور باقی جگہ دھوئے طاہر ہوگیا۔ ص ۵ و ۹ و ۳۹ و ۵۷، (۱۹) تیمم ٹوٹ گیا لمعہ دھوئے اور حدث کا تیمم کرے۔ ص ۲۱ و ۲۷ و ۳۳، (۲۰) تیمم باقی ہے حدث کیلیے وضو کرے۔ ص ۶ و ۲۸ و ۳۶ و ۵۲ و ۴۸، و ۹۲ (۲۱) تیمم نہ رہا پورا نہائے۔ ص ۷ و ۵۵ و ۹۳ (۲۲) تیمم نہ رہا پہلے لمعہ دھوئے پھر حدث کا تیمم کرے۔ ص ۴۰ و ۵۸ و ۶۵ و ۷۰ و ۹۱ (۲۳) تیمم باقی ہے حدث کے لیے تیمم کرے اور لمعہ کی تقلیل۔ ص ۲ و ۲۶، و ۲۳ و ۴۱ و ۵۸ و ۷۷ و ۴۶ و ۹۴ ت ح م و (۲۴) دونون تیمم ٹوٹ گئے وضو کرے طہارت ہوگئی۔ ص ۳ و ۲۵ (۲۵) دونون تیمم گئے وضو کرے اور باقی جگہ دھوئے طاہر ہوگیا۔ ص ۸ و ۴۴ و ۸۰ (۲۶) لمعہ کا تیمم گیا حدث کا باقی ہے لمعہ دھوئے۔ ص ۲۴ و ۴۲ و ۸۷، (۲۷) حدث کا تیمم گیا لمعہ کا باقی ہے وضو کرے۔ ص ۹ و ۳۹ و ۴۳ و ۶۰ و ۶۹ و ۹۷ (۲۸) دونون تیمم گئے پورا نہائے۔ ص ۶۱ و ۷۹ (۲۹) دونون تیمم گئے پہلے لمعہ دھوئے اُسکے بعد حدث کا تیمم کرے۔ ص ۴۵ و ۵۹ و ۸۱ و ۹۵ (۳۰) دونون تیمم باقی ہین لمعہ کی تقلیل کرے۔ ص ۴ و ۱۰ و ۲۶ و ۴۶ و ۶۲ و ۸۲ و ۸۹ و ۹۸ واللہ سبحنہ وتعالٰی اعلم

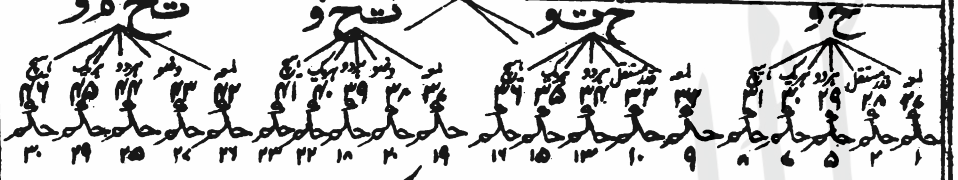
(۱) جنب نہالیا صرف وضو باقی تھا پھر حدث ہوا (۲) وضو اور کچھ اور حصۂ بدن باقی تھا



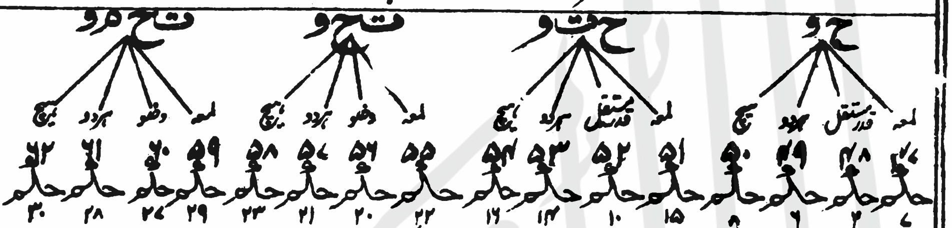
(۳) صرف اعضائے وضو کا کچھ حصہ باقی تھا



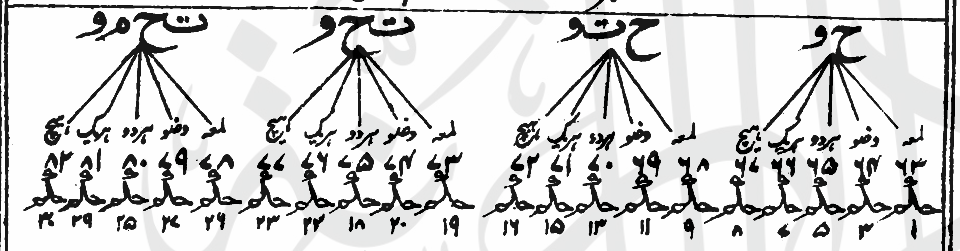
(۴) کچھ اعضائے وضو کا حصہ باقی تھا کچھ اور



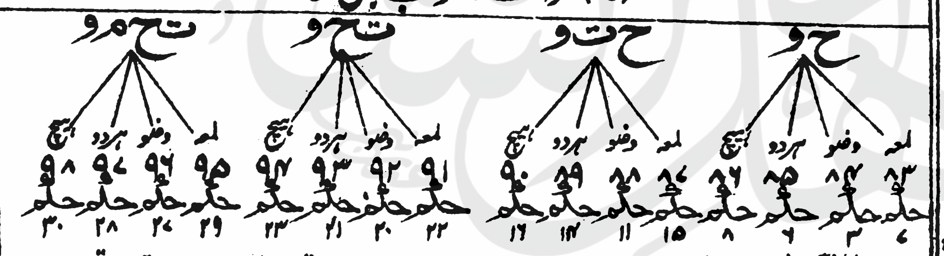
(۵) صرف اعضائے وضو کا کچھ حصہ رہ گیا تھا



(۶) غیر اعضائے وضو سے کچھ باقی تھا



(۷) سوائے وضو سب باقی تھا



ثم اقول [۲۵۱۷] علمائے کرام نفعنا اللہ تعالٰی ببرکاتہم فی الدارین نے یہ تقسیم و تفصیل بغرض تفہیم و تسہیل اختیار فرمائی جو بحمدہ تعالٰی اپنے منتہائے تکمیل کو پہنچی اب ہم بغرض ضبط و ربط و قلت انتشار انھیں کے کلمات شریفہ کے استفادہ سے **ضابطہ کلیہ** لکھیں کہ جملہ اقسام و احکام کو حاوی ہو جنب کہ بعد جنابت ہنوز پورا نہایا مگر بعض یا کل اعضائے وضو کی تطہیر پانی سے یا تیمم کر چکا اُسکے بعد حدث ہوا کہ دو صورت اخیرہ میں تمامہ مستقل ہے اور صورت اولٰی میں

صرف اُتنا کہ حصہ مغسولۂ اعضائے وضو مین ہے اس صورت مین پانی کہ پایا اگر بقیۂ جنابت وحدث مستقل دونون مین سے صرف ایک کو کافی ہے اُس مین صرف کرے اُسکے لیے اگر پہلے تیمم کرچکا تھا ٹوٹ گیا اور دوسرے کے لیے نہ کیا تھا تو اب کرے صرفِ آب سے پہلے خواہ بعد اور بعد اولیٰ ہے اور کرچکا تھا تو باقی رہا اور دونون کے لیے ایک ہی تیمم کیا تھا تو اول کے حق مین ٹوٹ گیا ثانی کے حق مین باقی رہا اور اگر پانی دونون کو معًا کافی ہے تو دونون کا وہ حکم ہے جو اول کا تھا بجا لائے طہارت ہوگئی اور اگر کسی کو کافی نہین تو دونون کا وہ حکم ہے جو ثانی کا تھا اگر کسی کے لیے تیمم نہ کیا تھا اب دونون کیلیے ایک تیمم کرے اور کرلیا تھا تو باقی رہا بہرحال لمعہ کی تقلیل کرے کہ مستحب ہے اور اگر ہر ایک کو جدا جدا کافی ہے تو لمعہ مین صرف کرے تیمم اُن مین جس ایک کا یا دونون کے لیے ایک یا جدا جدا جیسا بھی کرچکا تھا کسی کے حق مین باقی نہ رہا پانی نہ رہنے کے بعد حدث کے لیے تیمم کرے پہلے کرلیگا تو بعد صرف پھر کرنا ہوگا یہی اصح ہے جسکی تفصیل وتحقیق اس تنبیہ آئندہ مین آتی ہے وباللہ التوفیق اور اگر اُس نے برخلاف حکم اُسے حدث مین صرف کرلیا حدث تو زائل ہوگیا مگر جنابت کے لیے تیمم بالاجماع لازم ہوا اگرچہ پہلے کر بھی چکا ہو یہ ہے قول جامع ونافع + باذن الجامع النافع + عز جلالہ وعم نوالہ + والحمد للہ رب العلمین + وصلے اللہ تعالیٰ وسلم وبارک علی سیدنا ومولٰنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین ابد الآبدین آمین +

تنبیہ اس جدول کے ۱۸ نمبرون مین یعنی ۱۴-۱۹-۳۰-۳۵-۴۷-۵۱-۶۶-۷۱-۸۳-۸۷ دس یہ اور ۴۰-۴۵-۵۵-۵۹-۷۶-۸۱-۹۱-۹۵ آٹھ یہ ان مین اختلاف روایات ہے ان اٹھارہ مین پانی لمعہ وحدث مستقل ہر ایک کے لیے جدا جدا کافی ہے کہ اُن مین جس ایک کو چاہے دُھولے دونون کے قابل نہین ان مین اتنا حکم تو بالاتفاق ہے کہ اس سے لمعہ دھوئے حدث مین صرف نہ کرے کہ جنابت سخت تر ہے اس مین اختلاف ہوا کہ پہلی دس صورتون مین جو حدث کے لیے تیمم کریگا آیا یہ ضرور ہے کہ اول لمعہ دُھوئے جب پانی نہ رہے اُسوقت حدث کیلیے تیمم کرے یا پہلے پیچھے ہر طرح کرسکتا ہے دونون روایتین ہین اور پچھلی آٹھ مین کہ حدث کا تیمم پہلے کرچکا تھا اس پانی کے ملنے سے ٹوٹا یا نہین دونون قول ہین پھر جنکے نزدیک نہ ٹوٹا جب تو اُسپر تیمم کا اعادہ ہی نہین اور جنکے نزدیک ٹوٹ گیا وہ لازم کرتے ہین کہ پہلے لمعہ دُھوکر تیمم کا اعادہ کرے ورنہ جس پانی کے پانے نے پہلا تیمم توڑ دیا اُسکا موجود رہنا دوسرا تیمم باطل کریگا منشأ اختلاف تمام صورتون مین ایک ہے کہ آیا یہ پانی جو ازالۂ حدث مستقل کے بھی قابل ہے اگرچہ اُس سے لمعہ ہی دُھونے کا حکم ہے اسکے ملنے سے حدث کے لیے پانی پر قدرت ثابت ہوئی یا نہین جنھون نے خیال فرمایا کہ ہوئی حکم دیا کہ جبتک یہ پانی خرچ نہ ہولے حدث کا تیمم نہ کرے اور اگر پہلے کرچکا ہے ٹوٹ گیا کہ پانی پر قدرت تیمم گزشتہ کی ناقض اور آئندہ کی مانع ہے اور جنھون نے لحاظ فرمایا کہ اگرچہ پانی اسکے بھی قابل پایا مگر وہ بحکم شرع دوسری حاجت

کی طرف مصروف ہی لہذا اس سے ازالۂ حدث پر قدرت نہ ہوئی انھون نے حکم دیا کہ یہ پانی نہ اگلے تیمم حدث کو توڑیگا نہ اسکے ہوتے حدث کے لیے تیمم ممنوع ہوگا **اقول** ایک اختلاف تو یہ اصل مسئلے مین تھا **ثانیا** ان روایتون کی طرف نقل بھی مختلف آئی بعض مین یون کہ ایک روایت یہ ہی ایک وہ جس سے انکی مساوات ظاہر اور یہ نہ کھلا کہ روایات ظاہرہ ہین یا نادرہ۔ بعض مین یون کہ دوم روایت نوادر ہی جس سے ظاہر کہ اول ظاہر الروایۃ ہی۔ بعض مین یون کہ اول روایت زیادات ہی اور دوم روایت اصل۔ اصل وزیادات دونون کتب ظاہر الروایۃ سے ہین **اقول** اور یہی کہ دونو روایتین ظاہر الروایۃ ہین کہ مثبت نافی پر مقدم ہی نا بکہ اسوقت روایت اصل خیال مین نہ تھی اور نوادر سے یاد لہذا اُسے روایت نادرہ فرمایا اور جب حسب تصریح ثقات وہ کتاب الاصل مین موجود تو ضرور ظاہر الروایۃ ہے بلکہ اول سے بھی اولی کہ اصل زیادات پر مرجح ہے **ثالثا** قائلین کرام کی طرف اُسکی نسبت بھی مختلف طور پر آئی بعض نے بلفظ ضعف فرمایا کہ کہا گیا اول قول محمد دوم قول ابو یوسف ہی بعض نے جزمًا انھین اُنکا قول بتایا بعض نے اول کو فرمایا قیاس قول محمد ہے یعنی تصریحًا اُن سے مروی نہین اُنکے قول کا قیاس چاہتا ہی کہ حکم یہ ہو **اقول** اور یہی کہ اول قول محمد اور دوم قول ابو یوسف ہی رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کہ نقل ثقات موجب اثبات **رابعا** اختیار بھی مختلف رہا بعض نے اُسپر جزم فرمایا بعض نے اسپر بعض نے دونون ذکر کرکے چھوڑ دیے **خامسا** تصحیح مین بھی اختلاف پڑا بعض نے اُسے اصح کہا بعض نے اسے ظاہر او جہ **سادسا** اُس منشأ اختلاف کی تقریر بھی مختلف آئی بعض نے یون فرمایا کہ اگرچہ یہ پانی لمعہ مین صرف کرنا بالاتفاق واجب ہی مگر امام محمد کے نزدیک یہ وجوب اُس سے ازالۂ حدث پر قدرت کا مانع نہین کہ کرے تو بالاجماع صحیح تو ہوگا اور امام ابو یوسف کے نزدیک مانع ہی کہ جب شرع اس سے ازالۂ حدث کی اُسے اجازت نہین دیتی تو قدرت شرعیہ کب ہوئی اور بعض نے یون تقریر کی کہ نہین بلکہ وجوب ہی مین اختلاف ہی امام محمد کے نزدیک اُسے لمعہ کی طرف صرف کرنا واجب نہین صرف اولی ہی لہذا ازالۂ حدث پر قدرت ثابت اور امام ابو یوسف کے نزدیک واجب ہی اور واجب کی مخالفت شرعًا ممنوع ومحظور لہذا حدث مین صرف غیر مقدور۔ اب ہم عبارات کرام ذکر کرین جن سے ان بیانات کا انکشاف ہو فی **السراج الوھاج** ثم **منحۃ الخالق** اذا احدث بعد التیمم ثم وجد ما یکفی لکل واحد منہما علی الانفراد غسل بہ اللمعۃ لان الجنابۃ اغلظ ثم یتیمم للحدث ولو بدأ بالتیمم ثم غسلہا فی روایۃ لا یجوز ویعید التیمم فی روایۃ لہ ان یبدأ بایہما شاء قیل الاولی قول محمد والثانیۃ قول ابی یوسف اھ وتقدم عن **شرح الطحاوی** و**خزانۃ المفتین** فیما اذا لم یکن تیمم قبل وجدان الماء لو بدأ بالتیمم ثم غسل اللمعۃ لا یجوز وفی النوادر یبدأ بایہما شاء ثم قالا فیما اذا سبق تیمم

يغسل اللمعة وتيممه على حاله وعلى قياس قول محمد يتيمم اهـ اقول[٣٥١١] ولا فرق بين الصورتين لاتحاد المبنى كما علمت فقد مشى اولا على قول محمد وجعل الثانى رواية النوادر ومشى ثانيا على قول ابى يوسف وجعل الاول قياس قول محمد وفى المنية وعليه ان يبتدئ بغسل اللمعة ثم يتيمم اهـ فقد مشى على قول محمد وفى الدر المختار (ناقضه قدرة ماء كاف لطهره فضل عن حاجته) كعطش وعجن وغسل نجس ولمعة جنابة لان المشغول بالحاجة كالمعدوم اهـ فقد مشى على قول ابى يوسف واقره محشوه وفى الحلية هل عليه ان يبتدئ بغسل اللمعة حتى لو تيمم للحدث ثم غسل اللمعة اعاد التيمم للحدث ففى رواية الزيادات نعم وعليها اقتصر المصنف ووجهها انه يصير عادما للماء فيجزئه التيمم وفى رواية الاصل لا بل بايهما بدأ جاز لان الماء صار مستحق الصرف الى اللمعة فصار معدوما حكما كالماء المستحق للعطش قال رضى الدين فى المحيط وكذا غيره قيل ما فى الزيادات قول محمد وما فى الاصل قول ابى يوسف اهـ وفيما يظهر ان قول ابى يوسف اوجه اهـ وعبر عنه فى رد المحتار بقوله لا ينتقض تيمم الحدث عند ابى يوسف عند محمد ينتقض ويظهر ان الاول اوجه اهـ ثم قال فيما لو تيمم قبل الوجدان فى رواية يلزم غسلها قبل التيمم للحدث وفى رواية يخير اهـ ملخصا من الحلية اهـ وفى شرح الوقاية واذا غسل اللمعة هل يعيد التيمم روايتان وان تيمم اولا ثم غسل اللمعة ففى اعادة التيمم روايتان ايضا وان صرف الى الحدث انتقض تيممه فى حق اللمعة باتفاق الروايتين اهـ ثم قال فيما اذا لم يتيمم للحدث قبل ان كفى كل واحد منفردا يصرفه الى اللمعة ويتيمم للحدث فان توضأ به جاز ويعيد التيمم ولو بدأ بالتيمم للحدث هل يعيد التيمم فى رواية الزيادات يعيد وفى رواية الاصل لا ثم انما تثبت القدرة اذا لم يكن مصروفا الى جهة اهـ حتى اذا كان على بدنه او ثوبه نجاسة بصرفه الى النجاسة اهـ وهو كما ترى يشير الى ترجيح رواية الاصل وفى الهندية صرفه الى اللمعة واعاد تيممه للحدث عند محمد وعند ابى يوسف لا ولو صرفه الى الوضوء جاز وتيممه لجنابته اتفاقا فان لم يكن تيمم للحدث قبل وجود هذا الماء فتيمم قبل غسل اللمعة لم يجز عند محمد وعند ابى يوسف يجزئ والاول اصح هكذا فى الكافى اهـ اقول[٣٥١٢] قوله والاول اصح ليس فى نسختى الكافى والعبارة غير منقولة كما هى فى الكافى كما يظهر بالمقابلة وقد نبه عليه بقوله هكذا فى الكافى لما ذكر فى خطبة الكتاب اصطلاحه فى كذا وهكذا نعم ذكر بعض العصريين ان فى شرح الزيادات للعتابى انه الاصح ولم يذكر الواسطة فى النقل فان صح هذا فلعله زيد فى الهندية من ثمه او من غيره او لعله ساقط من نسختى

الكافى وعلى كل فالهندية تقتفى النقل والله تعالى اعلم وفى الكافى ان كفى واحدا غيرعين صرفه الى اللمعة لانه
اهم واعاد تيممه للحدث عند محمد لقدرته على الماء ووجوب صرفه الى الجنابة لاينافى قدرته على صرفه الى
الحدث ولهذا لوصرفه الى الوضوء جاز وتيمم لجنابته اتفاقا وعند ابى يوسف لايعيد لانه مستحق
الصرف الى اللمعة والمستحق بجهة كالمعدوم فان لم يكن تيمم للحدث الخ وقد سبق اقول اخرد ليل ابى يوسف
فافاد ترجيحه وصرح فى تعليل محمد بوجوب صرفه الى اللمعة وانه لاينافى قدرته على الوضوء وفى الغنية اما عليه
ان يبدأ بغسل اللمعة ليصير عادما للماء فى حق الحدث ولايجوز تيممه للحدث قبله عند محمد لان صرف
ذلك الماء الى اللمعة دون الحدث ليس بواجب عنده بل على سبيل الاولوية فوجوده يمنع التيمم للحدث وعند
ابى يوسف صرفه الى اللمعة واجب فهو كالمعدوم بالنسبة الى الحدث فيجوز التيمم له قبل غسل اللمعة و
لوكان تيمم بعد ما احدث لاجل الحدث ثم وجد ماء يكفى لاحدهما ينتقض تيممه عند محمد لاعند ابى يوسف
بناء على ماتقدم اھ ثم ههنا مسألة اخرى من هذا القبيل مشى فيها الامام ملك العلماء والامام رضى الدين السرخسى
على وجوب تأخير التيمم فظاهر قياسه المشى على قول محمد هنا ففى البدائع بعد ذكر القدرة على الماء
الكافى وعلى هذا الاصل مسائل فى الزيادات مسافر محدث على ثوبه نجاسة اكثر من قدر الدرهم ومعه
ما يكفى لاحدهما غسل به الثوب ثم تيمم للحدث عند عامة العلماء لان الصرف الى النجاسة يجعله مصليا بطهارتين
حقيقية وحكمية فكان اولى من الصلاة بطهارة واحدة ويجب ان يغسل ثوبه من النجاسة ثم
يتيمم لو بدأ بالتيمم لايجزئه لانه قدر على ماء لو توضأ به تجوز صلاته اھ وفى المحيط الرضوى
ثم الهندية لو تيمم اولا ثم غسل النجاسة يعيد التيمم لانه تيمم وهو قادر على ماء يتوضؤ به اھ ورأيتنى
كتبت عليه سابقا مانصه اقول ٣٥٢٥ هذا على قول محمد اما على قول ابى يوسف فلا لكونه مشغولا
بحاجة فكان كالمعد لعطش وبه جزم فى الدر المختار اھ ثم رأيت بعده بزمان نظر فيه
المحقق الحلبى فى الحلية كما نظر الفقير ولله الحمد فقال بعد نقل مافى البدائع والمحيط قال العبد الضعيف
غفر الله تعالى له فيه نظر بل الظاهر الحكم بجواز التيمم تقدم على غسل الثوب او تأخر لانه مستحق الصرف الى
الثوب على ماقالوا والمستحق الصرف الى جهة منعدم حكما بالنسبة الى غيرها كما فى مسألة اللمعة مع الحدث
قبل التيمم له اذا كان الماء كافيا لاحدهما فبدأ بالتيمم للحدث قبل غسلها كما هو رواية الاصل وكما فى
مسألة خوف العطش ونحوه نعم يمشى ذلك على رواية الزيادات اھ وتبعه فى البحر الرائق على الغافل

وزاد بعده ولهذا قال فی شرح الوقایة وانما تثبت القدرة اذا لم یکن مصروفا الی جهة اهم ام لکن زعم فی السراج ان وجوب تاخیر التیمم فی مسألة النجاسة مجمع علیه بخلاف مسألة اللمعة فاذن لا یکون جزم البدائع والمحیط فیها بوجوب التاخیر دلیل المشی علی قول محمد فی اللمعة **اقول**[۳۵۲۷] لکن قد اسمعناك نص الامام صدر الشریعة انفا انما تثبت القدرة اذا لم یکن مصروفا الی نجاسة ونص الدر المختار المشغول بحاجة غسل نجس کالمعدوم فاین الاجماع وقد جزما به کانه لا خلاف فیه فضلا عن الاجماع علی خلافه ثم اذ قد ذکر الاجماع ههنا وقد نقل الخلاف فی مسألة اللمعة ابدی بینهما فارقا به تشبث العلامة الشامی فی دفع نظر الحلیة والبحر فقال فی منحة الخالق ذکر فی السراج لو بدأ بالتیمم ثم غسل النجاسة اعاد التیمم اجماعا بخلاف المسألة الاولی ای مسألة اللمعة علی قول ابی یوسف لانه تیمم هنا وهو قادر علی ماء لو توضأ به جاز وهناك ای فی مسألة اللمعة لو توضأ بذلك الماء لم یجز لانه عاد جنبا برؤیة الماء ام وبه یندفع النظر فتدبر ام واورده ایضا فی رد المحتار فقال وهو فرق حسن دقیق فتدبره ام **اقول**[۳۵۲۸] وبالله التوفیق له محملان **الاول** الجواز بمعنی الصحة کما تعطیه عبارة ملك العلماء حیث نسب الجواز الی الصلاة وفیه **اولا** ان مجرد صحة الوضوء به لا یثبت القدرة ولا ینفی العجز الا تری ان المریض او البعید میلا لو تحمل الحرج وتوضأ به لصح وجازت صلاته به بل الشغل بحاجة اهم ایضا من وجوه العجز کالمدخر لعطش او عجن مع جواز صلاته به قطعا ان فعل **وثانیا**[۳۵۲۹] علی السراج خاصة اذ یطیح الفرق فالصحة وجواز الصلاة حاصل قطعا فی مسألة اللمعة ایضا الا تری الی ما تقدم عن الهندیة والکافی وشرح الوقایة لو صرفه الی الوضوء جاز اذ الاولی ان اتفاقا وعوده جنبا لا یمنعه عن التوضی للحدث لان هذه الجنابة مقتصرة والحدث غیر مندمج فیها **الثانی** بمعنی الحل ای لو توضأ به فی مسألة النجاسة حل بخلاف مسألة اللمعة لانه عاد جنبا فوجب صرفه الی الجنابة **اقول**[۳۵۳۰] وفیه **اولا** لا نسلم الحل فی النجاسة فان فیه اختیار الصلاة مع نجاسة حقیقیة عمدا لانه کان قادرا علی ان یزیل النجاستین الحقیقیة بالماء والحکمیة بالتراب کما قال ملك العلماء ولم یکن للماء خلف فی الحقیقیة فاذا صرفه الی الحکمیة التی کان یجد له خلفا فیها فقد ازمع واجمع علی ان یصلی فی نجس مانع مع القدرة علی ازالته فکیف یحل هذا اما الاجزاء فلانه عاجز عن الماء عند ایقاع الصلاة وانما النظر فیه الی الحالة الراهنة **فان قلت**[۳۵۳۱] بل یدل علی الحل قول ملك العلماء فکان اولی من الصلاة بطهارة واحدة وقول الخانیة والخلاصة والحلیة والبحر لو توضأ وصلی فی الثوب النجس جاز ویکون مسیئا ام

فان الاساءة دون كراهة التحريم **اقول**[۳۵۳۲] تعليل ملك العلماء ادل دليل كما علمت على ان لفظ الاولى فيه مثلها فى قول التجنيس والمزيد ان مراعاة فرض العين اولى قال الشامى فحيث ثبت انه فرض كان خلافه حراما ام من صدر الجهاد واطلاق المسیٔ على من ترك واجبا غير نادر لاجرم ان قال فى الغنية لو ازال بذلك الماء الحدث وبقى الثوب نجسا لكان قد ترك الطهارة الحقيقية مع قدرته عليها بغير عذر فيكون اثما لكن تصح صلاته لثبوت العجز بعد نفاد الماء اھ وهذا عين ما فهمت وقد اداه بلفظ الجزم واحسن رحمه الله تعالى والعلماء جميعا و**ثانيا** اذن ينقلب الفرق فحيث جاز له صرف الماء الى الوضوء وابقاء النجاسة المانعة بلا مزيل لان يحل له صرفه الى الوضوء مع ازالة الجنابة بالتيمم لاولى واى مدخل فيه لكون الجنابة اغلظ فان الكل ينتفى اما بالماء او بالتراب اى دليل على انه تجب ازالة الاغلظ بالماء دون التراب وبالجملة ظهر بحمد الله تعالى ان النظر لا مرد له وان الاظهر فى مسألة النجاسة ما استظهره فى الحلية والبحر وجزم به فى شرح الوقاية والدر المختار **اقول**[۳۵۳۳] وبه ترجح ولله الحمد ما سلكه المحقق الحلبى صاحب الغنية فى تقرير منشأ الخلاف فان القول بجواز الصرف الى الوضوء مع اولوية الصرف الى اللمعة هو الذى يقتضيه الدليل وعلى تسليم وجوب الصرف اليها نرد مسائل كثيرة ثبت فيها العجز عن الماء لاجل المنع الشرعى كما بيناها فى رسالة قوانين العلماء وقد يكون الوجوب فى كلام الكافى من باب قولك حقك واجب على فظهر ان الاظهر فى هذه خلاف ما استظهره فى الحلية فالراجح فيه قول محمد وقد ذيل بالاصح وهو تصحيح صريح وصاحب الحلية رحمه الله تعالى ليس من اصحاب الترجيح **فان قلت**[۳۵۳۵] كونه مستحق الصرف الى حاجة اهم لا يختص بالوجوب الا ترى ان المعد للعجن منه مع ان العجن غير واجب **اقول**[۳۵۳۶] ذلك تخفيف من ربكم ورحمة يراعى حاجات عباده بالنقير والقطمير فجاز التيمم اذا كان يبيع الماء من عنده بغلس وقيمته ثمه نصف فلس وجاز لبعد ميل وان كان فى جهة من هبه وهو يسير اليه لحاجة نفسه اما المنع لحق الشرع فلا يتحقق الا بالوجوب اذ ما لا يجب شرعا لا يمنع تركه شرعا فظهر الفرق والحمد لله رب العٰلمين ولذا مشيت فى الجد ول على قول محمد لانه المذيل بالتصحيح الصريح ولانه الاظهر من حيث الدليل ولانه الاحوط فى الدين وان كان قول ابى يوسف ايضا له قوة لانه قول ابى يوسف ولانه فى الاصل وقد استظهر وجهيته فى الحلية واومى الى ترجيحه فى شرح الوقاية واخر دليله فى الكافى غير انهم اعتمدوا حرفا واحدا وهو استحقاق

القصر وقد علمت جوابه وللّٰه الحمد بالجملہ حاصل تحقیق یہ ہوا کہ اگر کپڑے یا بدن پر کوئی نجاست حقیقیہ مانعہ ہو اور وضو نہیں اور پانی اتنا ملا کہ چاہے نجاست دھولے چاہے وضو کرلے دونوں نہیں ہوسکتے تو واجب ہے کہ اس سے نجاست ہی دھوئے اگر خلاف کریگا گنہگار ہوگا حدث کیلئے تیمم کرے خواہ نجاست دھونے سے پہلے یا بعد اور بعد اولٰی ہے کہ خلاف علما سے بچنا ہے اور اسی لیے اگر پہلے کرچکا ہے نجاست دھونے کے بعد دوبارہ تیمم کرلینا انسب واحری ہے اور اگر جنابت کا لمعہ باقی ہے اور حدث بھی ہوا اور وہ لمعہ غیر مواضع وضو میں ہے یا کچھ مواضع وضو کے ایک حصے میں کچھ دوسرے عضو میں اور پانی اتنا ملا کہ دونوں میں جس ایک کو چاہے دھولے دونوں نہیں ہوسکتے تو اس پانی کو لمعہ دھونے میں صرف کرے یا دہ حدث کیلئے لازم کہ جب پانی خرچ ہولے اسکے بعد تیمم کرے اگرچہ پہلے بھی کرچکا ہو کہ وہ منتقض ہوگیا ظاہر ہے کہ تیمم بعد کو کرنے یا بعد کو دوبارہ کرلینے میں نہ کچھ خرچ ہے نہ کچھ حرج تو اگر قول امام محمد کی ترجیح تصحیح نہ بھی ہوتی خلاف ائمہ سے خروج کیلئے اسی پر عمل مناسب مندوب ہوتا نہ کہ اسطرف صراحۃً لفظ اصح موجود اور یہی دلیل کی رو سے ظاہر تر اور اسی میں احتیاط اور امر نماز میں احتیاط باعث فلاح وصلاح اصلح اللّٰه سبحٰنه وتعالٰی بالنا مع سائر اخواننا فی الدین وجعلنا جمیعا من المفلحین وحشرنا فی زمرة الصلحین تحت لواء سید المرسلین صلی اللّٰه تعالٰی علیه وعلیهم وعلی اٰله واٰلهم وحزبه وحزبهم اجمعین ابد الاٰبدین ، والحمد للّٰه رب العٰلمین وصلی اللّٰه تعالٰی علی المصطفٰی واٰله وصحبه ، وابنه وحزبه ، وعلینا بهم ولهم وفیهم ومعهم اٰمین یا ارحم الرحمین واللّٰه تعالٰی اعلم وعلمه جل مجده اتم واحکم الحمد للّٰه کتاب مستطاب حسن التعمم لبیان حد التیمم مسودہ فقیر سے اٹھارہ جز سے زائد میں باحسن وجوہ تمام ہوئی حسین سدا وہ ابحاث جلیلہ ہیں کہ قطعاً طاقت فقیر سے بدرجہا ورا ہیں مگر فیض قدیر عاجز فقیر سے وہ کام لیلیتا ہے جسے دیکھکر انصاف والی نگاہیں کہ حسد سے پاک ہوں ناخواستہ کہہ اٹھیں کم ترک الاول للاٰخر ، کتنے مسائل جلیلہ معرکۃ الآرا بحمدہ تعالٰی کیسی خوبی وخوش اسلوبی سے طے ہوئے وللّٰه الحمد کتاب میں اصل مضمون کے علاوہ آٹھ رسائل ہیں (۱) سمح الندرٰی فیما یورث العجز عن الماء کہ وقت طبع حاشیہ پر اسکا نام لکھنا رہ گیا (۲) الظفر لقول زفر (۳) المطر السعید علی نبت جنس الصعید (۴) الجد السدید فی نفی الاستعمال عن الصعید یہ چار ضمنیہ ہیں (۵) باب العقائد والکلام (۶) قوانین العلماء فی متیمم علم عند زید ماء (۷) الطلبۃ البدیعۃ فی قول صدر الشریعۃ (۸) مجلی الشمعۃ لجامع حدث ولمعۃ یہ چار ملحقہ ہیں سوال شروع جواب ۱۳۲۵ھ میں ہے لہذا نام کتاب میں یہی عدد ہیں پھر بحمدہ تعالٰی اس مقام کو طبع کے وقت کہ اوائل ماہ مبارک رمضان ۱۳۳۵ھ سے ہے یہ رسائل اور انکے ساتھ اور مضامین کثیرہ اضافہ ہوئے مجموع کی تصنیف بحمدہ تعالٰی ساڑھے پانچ مہینے میں ہے جن میں دو دن کم تین مہینے علالت شدیدہ ونقاہت مدیدہ کے ہیں جسکا بقیہ اب تک ہے لہذا رسالہ اخیرہ اوائل ۱۳۳۶ھ میں آیا جیسا کہ اسکے نام نے ظاہر کیا بہرحال جو کچھ ہے میری قدرت سے ورا اور محض فضل میرے رب کریم پھر میرے نبی رؤف رحیم کا ہے جل وعلا وصلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم وللّٰه الحمد حمد الشاکرین وصلی اللّٰه تعالٰی علی خیر خلقه محمد واٰله وصحبه وابنه وحزبه اجمعین ، اٰمین والحمد للّٰه رب العٰلمین سبحٰنك اللّٰهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك واتوب الیك ۵